٢۔ جمعۃ الوداع کی فضیلت اور قضائے عمری

عام طور پر دیکھا جاتا ہے کہ مسلمان ماہِ رمضان کے آخری جمعہ (جمعۃ الوداع) کے دن بہت خوشیاں مناتے ہیں' نئے لباس زیبِ تن کرتے اور بہتر عطوریات کا استعمال کرتے ہیں' گھروں اور دوکانوں پر قلعی و روغن کروا کر انہیں سجاتے ہیں' سحر و افطار میں دستر خوان کو وسیع کرتے ہیں' دوست احباب' اعزہ و اقرباء اور پڑوسیوں کو افطار و عشائیہ پر مدعو کرتے ہیں' حاجتمندوں کو صدقات دیتے ہیں اور ساتھ ہی ذکر و عبادت کا خاصا اہتمام کرتے ہیں۔ جو شخص پورے ماہِ رمضان روزے نہ رکھتا ہو' وہ بھی کم از کم جمعۃ الوداع کے دن روزہ ضرور رکھ لیتا ہے۔ اسی طرح جو کبھی فرض نمازوں کی پابندی نہ کرتا ہو وہ بھی اس روز پانچوں وقت کی فرض نمازیں باجماعت پڑھتا نظر آئے گا۔ اس اچانک اور یک روزہ تبدیلی کا سبب جمعۃ الوداع کی مصنوعی اور خود ساختہ فضیلت کی تشہیر ہے۔ جمعۃ الوداع اور دوسرے ایامِ جمعہ میں بلحاظِ فضیلت و مرتبہ کیا فرق ہے؟ اس کا مختصر جائزہ حسب ذیل ہے:

یہ حق ہے کہ ہفتہ کے تمام دنوں میں "یوم الجمعۃ" کو خصوصی فضیلت و اہمیت حاصل ہے(١)' جیسا کہ بیشتر احادیث میں وارد ہے۔ بعض جگہ اسے "افضل الایام"(٢) بعض جگہ "سید الایام"(٣) اور بعض جگہ "خیرُ یوم طلعت علیہ الشمس"(٤) وغیرہ کہا گیا ہے۔ ماہِ رمضان میں جتنے ایامِ جمعہ پڑتے ہیں' ان کی فضیلت دوسرے مہینوں میں پڑنے والے ایامِ جمعہ سے اس لحاظ سے تو ہے آخری ثلث سراپا نجات ہوتا ہے۔ پس اس ماہِ مبارک میں پڑنے والے ایامِ جمعہ میں یوم الجمعہ کی اپنی اور ماہِ رمضان کی اضافی فضیلتیں اور برکات یکجا ہو جاتی ہیں' مگر ماہِ صیام میں پڑنے والے کسی ایک جمعہ کو دوسرے جمعہ پر فضیلت دینا کسی طرح درست نہیں ہے۔ پس معلوم ہوا کہ جو فضیلت ماہِ رمضان میں پڑنے والے پہلے جمعہ کو حاصل ہے' وہی آخری جمعہ (یعنی جمعۃ الوداع) کو بھی یکساں طور پر حاصل ہے۔ واللہ اعلم!

جمعۃ الوداع کے دن ذکر و عبادت کا یہ خصوصی اہتمام ماہِ رمضان یا یوم الجمعۃ کی مبارک اور بابرکت ساعتوں سے فیض یاب ہونے کے لئے ہرگز نہیں کیا جاتا' بلکہ اس "جمعۃ الوداع" کے دن "قضائے عمری" کا ایک انتہائی غلط بلکہ مہلک تصور عامی اور پڑھے لکھے ہر دو طبقوں کے ذہنوں میں یکساں طور پر راسخ ہو گیا ہے' جو قابلِ تنقید و ترک اور زیرِ مطالعہ مضمون میں ہمارا

موضوعِ بحث ہے۔

جمعتہ الوداع کے دن "قضائے عمری" سے متعلق عموماً" دو روایات بیان کی جاتی ہیں' جو فقہ حنفی کی انتہائی معتبر کتاب "الھدایہ" الشیخ علی بن ابی بکر بن عبدالجلیل المرغینانی الفرغانیؒ کے بعض شارحین نے اپنی شروح بالخصوص شیخ حسام الدین الصغناقیؒ (تلمیذ صاحب الھدایہ) نے "النہایہ فی شرح الھدایہ" وغیرہ میں درج کی ہیں۔ ان فاضل شارحینِ ھدایہ و مصنفین کا اپنی شروح اور دوسری کتب میں ان روایات کو درج کرنا ہی گویا علمائے حنفیہ اور مسلک حنفی کے وابستگان کے لئے درجہء صحت و سند ہے' حالانکہ یہ دونوں روایتیں قطعاً "موضوع" (گھڑی ہوئی) باطل اور واضح طور پر اجماع' عقل و شریعت کے خلاف ہیں' ان روایات کے "موضوع" ہونے کا سب سے بڑا ثبوت یہ ہے کہ یہ دونوں روایات نہ تو حدیث کی کسی معتبر کتاب میں موجود ہیں اور نہ ہی ان شارحینِ ھدایہ نے ان کا طریقِ اسناد بیان کیا ہے کہ ان کو فنِ جرح والتعدیل اور اسماء الرجال کی کسوٹی پر پرکھا جا سکے۔

قضائے عمری کے اس تصور کی ابتداء کب' کہاں' کس طرح اور کس کے ہاتھوں ہوئی' یہ قطعیت کے ساتھ کہنا تو مشکل ہے' لیکن اگر اسلام اور اسلامی تاریخ کا بغور مطالعہ کیا جائے' تو نہ صرف عہدِ رسالت' عہدِ خلفائے راشدینؓ عہدِ صحابہؓ اور عہدِ تابعینؒ بلکہ اسلام کی اولین چھ صدیوں میں اس کا کہیں سراغ نہ ملے گا۔ چنانچہ ان روایات کے قطعی طور پر باطل و موضوع ہونے کا اعتراف خود مسلکِ حنفیہ کے بعض اکابرین و اساطین نے بھی اپنی تصانیف میں کیا ہے' جس کی تفصیل انشاء اللہ آگے آئے گی۔

اس کی پہلی روایت اس طرح ہے:

"من صلّٰی فی آخر جمعۃ من رمضان الخمس الصّلوات المفروضۃ فی الیوم واللیلۃ قضت عنہ ما اخل بہ من صلاۃ سنۃ"۔

"جو کوئی رمضان کے آخری جمعہ میں شب و روز کی پانچوں فرض نمازیں پڑھ لے تو اس پر سے سال بھر کی چھوٹی ہوئی تمام نمازیں معاف ہو جاتی ہیں"۔

علامہ محمد بن علی الشوکانیؒ (م ۱۲۵۰ھ) مذکورہ بالا روایت کے متعلق "فوائد المجموعۃ فی الاحادیث الموضوعۃ" میں تحریر فرماتے ہیں:

"اس امر میں کوئی اشکال نہیں ہے کہ یہ روایت موضوع ہے۔ احادیثِ موضوعہ پر تصنیف کی جانے والی کتب میں سے مجھے اس کے متعلق کچھ نہیں ملتا' لیکن ہمارے اس عصرِ حاضر میں شہر

صنعاء کے فقہاء کی ایک جماعت کے نزدیک یہ حدیث بہت شہرت یافتہ ہے اور ان میں سے کثیر تعداد اس پر عمل پیرا بھی ہے۔ مجھے علم نہیں کہ کس نے اس حدیث کو وضع کیا ہے۔ **فقبّح اللہ الکذابین**"۔

علامہ شوکانیؒ کی مندرجہ بالا عبارت مشہور حنفی عالم مولانا ابوالحسنات عبدالحی بن محمد عبدالحلیم لکھنویؒ (م ۱۳۰۴ھ) نے اپنی کتاب "الآثار المرفوعہ فی الاخبار الموضوعۃ"(٦) میں اور محدّث عصر علامہ شیخ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ نے "صفتہ صلاۃ النبی صلّی اللہ علیہ وسلم من التکبیر الی التسلیم کانک تراھا"(۷) میں نقل کرنے کے بعد اس کی توقیر کی ہے۔

اب اس سلسلہ کی دوسری روایت پیشِ خدمت ہے:

"من قضٰی صلاۃ من الفرائض فی اٰخر جمعۃ من شھر رمضان کان ذٰلک جابرا لکلّ صلاۃ فائتۃ فی عمرہ الٰی سبعین سنۃ"۔

"جو کوئی ماہِ رمضان کے آخری جمعہ میں سے کوئی فرض نماز چھوڑ دے تو وہ ہر نماز پر' جو اس نے اپنی زندگی میں چھوڑی ہے' ستر سال تک ظلم کرتا رہے گا"۔

اس روایت کے متعلق علامہ نور الدین علی ابن محمد بن سلطان الحنفی المعروف بالملاّ علی القاریؒ (م ۱۰۱۴ھ) "الاسرار المرفوعہ فی الاخبار الموضوعۃ' المعروف بالموضوعات الکبرٰی" میں فرماتے ہیں:

یہ قطعی طور پر باطل ہے' کیوں کہ یہ اجماع کے قطعی طور پر منافی ہے ـــــ عبادات میں سے کوئی بھی عبادت ایسی نہیں ہے جو کئی سال کی عبادات کے قائم مقام ہو سکے۔ صاحب "النہایہ" یا شراح "ھدایہ" کا اسے نقل کرنا معتبر نہ ہو گا' کیوں کہ وہ محدّثین میں سے نہیں ہیں اور نہ انہوں نے مخرجین میں سے کسی کی طرف اس حدیث کی سند و نسبت بیان کی ہے"۔(۸)

علامہ شیخ اسماعیل بن محمد العجلونی الجراحیؒ (م ۱۱۶۲ھ) نے "کشف الخفاء و مزیل الالباس عما اشتہر من الاحادیث علٰی السنۃ الناس(۹) میں ملاّ علی القاریؒ کی مذکورہ بالا عبارت نقل کرتے ہوئے ان سے اتفاق ظاہر کیا ہے۔ علامہ محمد درویش حوت البیروتیؒ "اسنی المطالب فی احادیث مختلفۃ المراتب" میں فرماتے ہیں: "اس کی کوئی اصل نہیں ہے"۔(۱۰) شاہ عبدالعزیز دہلویؒ (م ۱۲۳۹ھ) اس روایت کو عقل و شریعت اور قواعدِ شریعۃ کے خلاف قرار دیتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"واضح رہے کہ حدیث کے موضوع اور راوی کے جھوٹے ہونے کی چند علامات ہیں: (۵) روایت عقل و شریعت کے مقتضٰی کے خلاف ہو اور قواعدِ شریعۃ اس کی تکذیب کرتے ہوں' جیسے قضائے عمری یا اسی قسم کی اور باتیں(۱۱) الخ۔"

مولانا عبدالحی لکھنوی ؒ فرماتے ہیں :

"ملا علی قاری ؒ نے اپنی موضوعات الصغریٰ والکبریٰ میں اسے قطعی باطل قرار دیا ہے"۔

(اس کے بعد ملا علی قاری ؒ کی مندرجہ بالا مکمل عبارت نقل فرماتے ہیں' پھر تھوڑا آگے چل کر مزید تحریر کرتے ہیں :

"میں نے اور اود و ظائف کی کتب میں مختلف' مختصر اور مطول الفاظ کے ساتھ پائی جانے والی اس حدیث کے وضع کئے جانے کے اثبات میں دلائلِ عقلیہ و نقلیہ کو جمع کرتے ہوئے ایک مستقل رسالہ بعنوان : "ردع الاخوان عن محدثات آخر جمعتہ رمضان" لکھا ہے' جو لائقِ مراجعت ہے"۔ (۴۲)

علامہ شیخ محمد ناصر الدین الالبانی حفظہ اللہ نے ملا علی القاری ؒ اور ابوالحسنات لکھنوی ؒ کی مندرجہ بالا تنقیدی عبارات کو نقل فرمانے کے بعد اس حدیث کو "موضوع' بلکہ باطل" قرار دیا ہے۔(۴۳)

پس ثابت ہوا کہ جمعتہ الوداع کے دن قضائے عمری کا افسانہ قطعی غلط اور بے بنیاد ہے۔ علمائے حنفیہ کی بعض کتب میں اس کا تذکرہ امت کے لئے کسی طرح حجت نہیں بن سکتا' کیونکہ مشہور امر ہے کہ ہمارے فقہاء احادیث کی پرکھ اور نقلِ اخبار میں انتہائی متساہل واقع ہوئے ہیں' اسی باعث فقہ کی شاید کوئی بھی ایسی کتاب موجود نہ ہو' جسے ضعیف اور موضوع احادیث سے پاک کہا جاسکے۔ اس تلخ حقیقت کا اعتراف خود مولانا ابوالحسنات عبدالحی حنفی لکھنوی ؒ نے فقہ حنفی کی کتب کے مراتب' اور ان میں سے کن کتب پر اعتماد کیا جائے اور کن پر نہیں' بیان کرتے ہوئے ان الفاظ میں کیا ہے :

"ہم نے مصنفات کی ترتیب کا جو ذکر کیا ہے تو وہ بحسب مسائلِ فقہیہ ہے' بحسب احادیثِ نبویہ نہیں ہے۔ کیونکہ کتنی ایسی معتمد کتب ہیں جن پر ہمارے فقہاء نے اعتماد کیا ہو اور وہ احادیثِ موضوعہ سے پاک بھی ہوں؟ یہی حال فتاویٰ کا بھی ہے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ہمیں چنداں وسعتِ نظر سے کام لینا چاہئے' کیونکہ ان مصنفات کے تصنیف کنندگان' ہو سکتا ہے (علمِ فقہ میں) کاملین ہوں' لیکن (حق یہ ہے کہ وہ) نقلِ اخبار میں متساہل تھے۔ الخ" (۴۴)

حوالہ جات

حوالہ نمبرا ؛ زاد المعاد فی ھدی خیر العباد للحافظ ابی عبداللہ محمد بن ابی بکر ابن القیم الجوزیہ ج نمبرا'

ص ۲۰، طبع مطبعۃ السنۃ المحمدیہ بمصر

حوالہ نمبر۲ :

صحیح الجامع الصغیر و زیادتہ للالبانی ج نمبر۱، ص ۲۴۷، سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ للالبانی ج نمبر۴، ص ۴، کشف الخفاء للعجلونی ج نمبر۱، ص ۱۷۷، معجم الکبیر للطبرانی بحوالہ مجمع الزوائد ج نمبر۸، ص ۱۹۸، سنن ابی داؤد مع عون المعبود ج نمبر۱، ص ۴۰۵، مسند احمد ج نمبر۲، ص ۲۵۷، صحیح مسلم ج نمبر ۳ ص ۶، مستدرک علی الصحیحین للحاکم ج نمبر۲ ص ۵۴۴

حوالہ نمبر۳ : معجم الکبیر للطبرانی بحوالہ مجمع الزوائد للہیثمی ج نمبر۲ ص۲۴۳

حوالہ نمبر۴ :

فتح الباری ج نمبر۸ ص ۱۷۱، صحیح مسلم کتاب الجمعہ حدیث نمبر۱۷۔۱۸، سنن ابی داؤد مع عون المعبود ج نمبر۱ ص ۴۰۴، جامع الترمذی مع تحفۃ الاحوذی ج نمبر۱ ص ۳۵۴۔۳۵۵، سنن نسائی مع تعلیقات السلفیہ ج نمبر۱ ص ۲۴۳۔۲۴۸، سنن ابن ماجہ کتاب الجنائز باب نمبر۴۴، مسند احمد ج نمبر۲ ص ۲۷۲، ج نمبر۴ ص ۸ و مسند طیالسی حدیث نمبر۲۳۳۱، ۲۳۴۴ و صحیح ابن حبان بحوالہ زاد المعاد فی ھدی خیر العباد ابن قیم الجوزیہ ج نمبر۱ ص ۲۰

حوالہ نمبر۵ : فوائد المجموعہ للشوکانی ص ۵۴ طبع مطبعۃ السنۃ المحمدیہ مصر ۱۹۷۸ء

حوالہ نمبر۶ : الآثار المرفوعۃ للکنوی ص ۸۵ طبع دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۹۸۴ء

حوالہ نمبر۷ : صفۃ صلاۃ النبیؐ للالبانی ص ۱۵ طبع المکتب الاسلامی دمشق ۱۹۸۳ء

حوالہ نمبر۸ :

الاسرار المرفوعہ للقاری ص ۲۴۳ طبع دارالکتب العلمیہ بیروت ۱۹۸۵ء والمصنوع فی معرفۃ الحدیث الموضوع للقاری ص ۳۵۸

حوالہ نمبر۹ : کشف الخفاء للعجلونی ج نمبر۲ ص ۳۵۷، طبع مؤسستہ الرسالہ بیروت ۱۹۸۵ء

حوالہ نمبر۱۰ : اسنی المطالب للحوت بیروتی ص ۳۰۵ طبع دارالکتاب العربی بیروت ۱۹۸۳ء

حوالہ نمبر۱۱ :

العجالۃ النافعہ للشیخ دہلوی بحوالہ الآثار المرفوعہ للکنوی ص ۸۵ و مذہبی داستانیں اور ان کی

حقیقت از حبیب الرحمٰن صدیقی کاندھلوی ج نمبر ا ص ۸۵' طبع انجمن اسوۂ حسنہ پاکستان ۱۹۸۶ء

حوالہ نمبر ۱۲:

الآثار المرفوعہ للکنوی ص ۸۵-۸۶ وکذانی الرسالہ ردع الاخوان عن محدثات آخر جمعۃ رمضان للشیخ لکنوی

حوالہ نمبر ۱۳: صفۃ صلاۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم للالبانی ص ۱۵

حوالہ نمبر ۱۴: الجامع الکبیر لمن تیطلع الجامع الصغیر العلامۃ لکنوی ص ۱۲۲-۱۲۳

وی پی پی آرہا ہے!

بہت سے خریدار حضرات کے ذمہ دو دو تین تین سال کا زرِ تعاون واجب الادا ہے، اس کے باوجود ان کے نام حرمین مسلسل روانہ کیا جارہا ہے ــــ ظاہر ہے، ہمیں ان کے بارے حسنِ ظن یہی ہے کہ وہ دیانت وامانت کے تقاضوں سے ناآشنا نہیں، تاہم بار بار یاد دہانی کے باوجود ان کا توجہ نہ فرمانا جہاں ہمارے لیے پریشانی کا سبب ہے وہاں مالی مشکلات کا باعث بھی ــــ برائے مہربانی یہ حضرات اپنے واجبات جلد از جلد بذریعہ منی آرڈر روانہ فرمائیں، ورنہ آئندہ شمارہ ان کی خدمت میں بذریعہ وی پی پی روانہ کیا جائے گا! ــــ ہمیں قوی امید ہے کہ وہ ایک دینی، تبلیغی سلسلہ کو نقصان پہنچانے کی بجائے اس سے تعاون کی راہ اپنانے ہوئے عنداللہ ماجور ہوں گے ــــ ان شاء اللہ ــــ والسلام!

محمد سلیمان مینیجر حرمین
جامعہ علومِ اثریہ، پوسٹ بکس ۱۱ جہلم (پنجاب)